DAC

بچوں پر جنسی تشدد کا تدارک

(Child Abuse)

آگاہی اور تربیت

(ضلع خیبر ،کوہاٹ ، مہمند ، صوابی)

خاموشی توڑیئے

اپنے بچوں کا مستقبل محفوظ بنائیے۔

تربیتی و آگاہی مہم منجانب

ڈیولپمنٹ ایجنٹ آف چینج پشاور (عوامی بہبود کا ادارہ)

اور امریکن ایمبیسی اسلام آباد

بچوں پر جنسی تشدد کے مسئلے کی سنگینی

بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی کے واقعات میں آئے روز اضافہ ہو رہا ہے- گزشتہ 7 سالوں میں بچوں پر جنسی تشدد کے 258،22 واقعات اخبارات اور میڈیا میں رپورٹ ہوئے۔ صرف 2017 میں بچوں کے ساتھ جنسی تشدد کے 139،4 واقعات ہوئے۔ یعنی روزانہ 11 واقعات- جبکہ 2018 کے پہلے ششماہی میں بچوں کے ساتھ جنسی تشدد کے اوسطاً 12 واقعات روزانہ رونما ہوئے ہیں- ایک محتاط اندازے کے مطابق یہ کل واقعات کا صرف 20٪ ہیں۔ جبکہ 80٪ واقعات معاشرتی دباؤ کے تحت چھپائے جاتے ہیں۔ یہ صرف وہ واقعات ہیں جو میڈیا یا پولیس میں رپورٹ ہو جاتے ہیں۔

2018 کے پہلے ششماہی کے دوران بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی کے 322،2 واقعات اخبارات میں زکر کیے گے- جن میں 1298 (56٪) لڑکیاں اور 1024 (44٪) لڑکے شامل ہیں۔ 45٪ واقعات میں قریبی رشتے داروں نے ارتکاب جرم کیا- جبکہ بقیہ میں اجنبی یا جاننے والوں نے بچوں کو جنسی تشدد کا نشانہ بنایا۔ بہت سارے واقعات میں شناخت کے خوف سے بچون کو بڑی بے دردی سے قتل کیا گیا۔ مردان کی 4 سالہ عاصمہ اور قصور کی 7 سالہ زینب کا بہیمانہ قتل حال کی مثالیں ہیں۔

میڈیا اور پولیس میں رپورٹ کی ئے گ ئے جنسی تشدد کے واقعات میں 56٪ کیسز کا تعلق پنجاب سے- 25٪ کا صوبہ سندھ سے- 3٪ کا خیبر پختونخوا سے اور 2٪ کا تعلق بلوچستان سے ہے- ان اعداد و شمار سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ خیبر پختونخوا اور بلوچستان میں سخت سماجی دباؤ (دشمنی- خون خرابے- بدنامی اور قوانین سے عدم واقفیت) کی وجہ سے بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی کے واقعات کو منظر عام پر نہیں لایا جاتا۔

جنسی تشدد کے علاوہ بچوں کی برہنہ تصاویر اور وڈیو بنائی جاتی ہیں- جنہیں بیرون ملک فروخت کیا جاتا ہے یا بلیک میلنگ کے لیے استعمال کیا جاتا ہے-

بچوں کے زندگی پر جنسی تشدد کے نہایت منفی اور دوررس اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ بچے یا تو جان سے چلے جاتے ہیں یا ساری زندگی اس حادثے کو نہیں بھول پاتے۔ ان کی تعلیمی کارکردگی گر جاتی ہے- بچیاں سکول چھوڑ جاتی ہیں۔ اور دوسری بچیوں کی بھی اس خوف سے حوصلہ شکنی ہو جاتی ہے- یہ واقعات جھگڑوں اور تھانہ کچہری کا باعث بنتے ہیں۔ بعض اوقات بات قتل مقاتلے تک پہنچ جاتی ہے- سماج میں ایسی بچیوں پر داغ لگ جاتا ہے- اور ان کی شادیاں نہیں ہوتیں۔ والدین ان واقعات کی وجہ سے بچیوں کی تعلیم سے کتراتے ہیں۔

جنسی ہوس کے شکار کے طریقے

1۔ کھلونا یاٹافی یااور کھانے کی چیز دینا

2 ۔لفٹ دینا

3۔اکیلے گھر میں دست درازی

4 ۔فون پر آزادی سے جنسی باتیں کرنا

5۔ جنسی میسیجز کرنا

6۔ جنسی باتوں سے راغب کرنا۔

7۔ایمر جنسی کا کہہ کر ساتھ لیجانا۔

8 ۔اکیلے میں بچے کے جسم کو ٹچ کرنا

جنسی تشدد روکنے کے احتیاطی تدابیر-

1۔ فوراا اپنے والدین یااساتزہ کو بتانا۔

2۔اکیلے کسی کے ساتھ نہ جانا-

3۔ کسی سے جنسی باتیں نہ کرنا-

4-کسی سے کوئ تحفہ نہ لینا-

5۔ غیر مناسب چھونے/ٹچ کرنے کی صورت میں زور سے منع کرنا۔

جنسی تشدد کرنے والوں کا تناسب-

1- رشتے دار ٪45

2-جاننے والے40٪

3-اجنبی ٪15

بچوں پر جنسی تشدد کرنے والے مجرموں کے خلاف قانونی کاروائ نہ ہونے کی وجوہات-

1۔ قوانین سے عدم واقفیت

2 ۔ تھانہ کلچر اور پولیس کا نارواو رویہ 3۔ پیچیدہ عدالتی نظام

4 ۔عدالتی نظام پر عوام کا عدم اعتماد 5۔بدنامی کا خوف

6 ۔دشمنی اور رنجش کا خوف 7۔ غربت اور جہالت

8۔ بچیوں کے کردار پر داغ لگنے کا ڈر۔ 9۔ مجرم-قریبی رشتہ دار

10۔طاقتور مجرم 11۔ مجرموں کی سیاسی پشت پناہی۔

12۔آگاہی کی کمی-

آگاہی پروگرام کے اغراض ومقاصد

1-بچوں کا جسمانی تحفظ۔

2-بچوں پر جنسی تشدد کے واقعات سے نمٹنے اوران کے تدارک کے بارے میں بیداری وآگاہی۔

3-- جنسی تشدد کے مرتکب افراد کے خلاف قوانین اور سزاوؤں کے بارے میں آگاہی۔

4۔ جنسی تشدد کے واقعات میں کمی لانا۔

5-لیڈی کونسلرز اور سکولوں کے پرنسپل/ھیڈماسٹرز/مسٹریس(بشمول اساتذہ اور طلباوطالبات) کی تربیت اور آگہی

6-عوام الناس میں بچوں پر جنسی تشدد کے بارے میں آگہی وبیداری پیدا کرنا۔

7-فری لیگل ایڈ تک عوام کی رسائی۔

8۔لوگوں کی راہنمائی کی لیے ہیلپ لائن— (فیس بک واٹس ایپ کے زریعے)

9۔ سرکاری اداروں کو مسئلے کی طرف متوجہ کرنا۔

10-پالیسی سازی کے لیے سفارشات مرتب کرنا-اور حکومت کے ساتھ شیر کرنا۔

آگاہی و بیداری پروگرام کے آہداف

1۔ خواتین لوکل کونسلرز کی تربیت بالخصوص لیڈی ویلج کونسلرز کی تربیت

2۔ سکولوں کے پرنسپل/ھیڈماسٹرز/مسٹریس(بشمول اساتذہ اور طلباءو طالبات) کی تربیت

3-پیرنٹ ٹیچرز کونسل سے منسلک والدین کی تربیت۔

4-قبایلی ملکان ومشران کی تربیت۔

5۔میڈیاکے زریعے عمومی آگاہی۔

دائرہ کار-

مندرجہ زیل چار اضلاع/ایجنسیز کے منتخب کردہ تحصیلوں کے کونسلرز اور سکولوں کے اساتذہ اور طالب علم

1۔ خیبر ایجنسی/ضلع خیبر　3۔ ضلع صوابی

2 ۔ مہمند ایجنسی/ضلع مہمند　4۔ ضلع کوہاٹ

Sustainability – استحکام

لیڈی کونسلرز کا تعلق عوام سے ہوتا ہے۔لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2013 کے شق 8 جدؤل 2 کے تحت عوام میں آگہی و بیداری پیدا کرنا ولیج کونسلرز کے فرائض میں شامل ہے۔اور وہ اپنے اپنے حلقے کے خواتین اور بچیوں میں مؤثر شعور اور آگاہی پیدا کر سکتی ہیں۔انکی تربیت معاشرے میں مسلسل آگاہی کا سبب بنا رہے گا۔

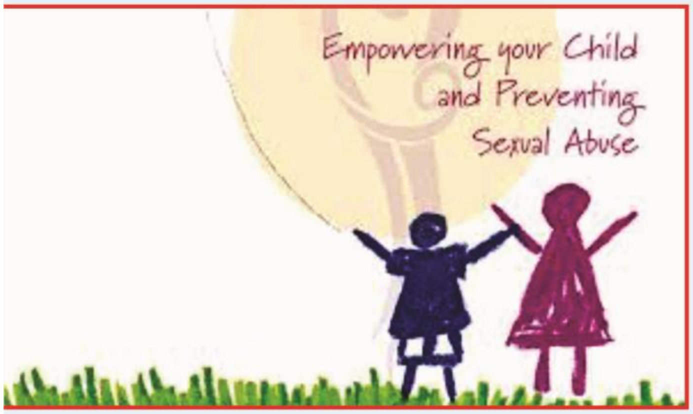

سکولوں کے پرنسپل/ھیڈماسٹرز/مسٹریس(بشمول اساتزہ اور طلباو طالبات) کی تربیت اور آگہی نہ صرف اُن کی اپنی آگہی اور حفاظت کا باعث بنے گی۔بلکہ مستقبل میں یہ جہاں کہیں بھی ہوں گے۔ بچوں میں آگہی پیدا کرتے رہیں گے۔ تربیت پانے والوں میں دوتہائی بچیوں کے سکول اور ایک تہائی لڑکوں کے سکول شامل ہیں۔

اس طرح یہ ہر دو طریقہ کار مسلسل آگہی پیدا کرنے کا باعث ہونگے۔

میڈیا کے زریعے آگہی و بیداری۔

میڈیا کا عوام تک رسائی اور اثر دونوں مسلمہ ہیں۔اس لیے ٹی وی اور ریڈیو کے زریعے خصوصی آگاہی پروگرام نشر کیۓ جاہیں گے۔جبکہ اخبارات میں بھی خبریں شائع کی جائینگی۔ بچوں سے جنسی زیادتی کے روک تھام کے بارے میں میڈیا کے زریعے وسیع حلقے میں آگہی اور شعور پیدا کیا جائیگا۔

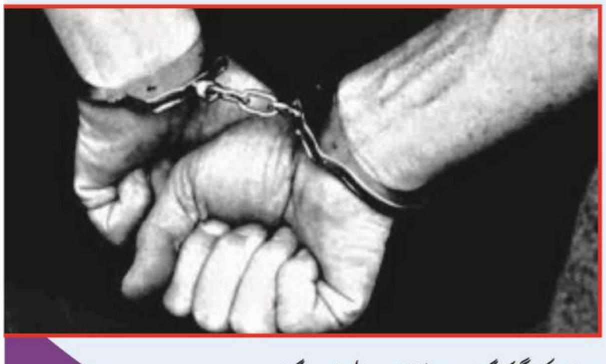

بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی کے قوانین /سزائیں۔

تعزیرات پاکستان ایکٹ 1860 میں ترامیم

حکومت نے بچوں پر جنسی تشدد کی حوصلہ شکنی کیلۓ تعزیرات پاکستان میں ترامیم کی ہیں۔اور مجرمان کیلۓ سخت سزائیں لاگو کی ہیں۔جن میں جنسی تشدد۔جنسی استحصال۔ جنسی ترغیب۔ فحش نگاری اور بچوں کی سمگلنگ شامل ہیں۔جن نۓ قوانین اور سزاوؤں کو لاگو کیا گیا ہے۔ان کا خلاصہ زیل میں دیا گیا ہے۔

1۔292-اے جنسی ترغیب دینا- سزا1 -7سال اور 1-5لاکھ روپے جرمانہ یادونوں

(اس میں ایسی ترغیب یالالچ دینایافحش فلم یاویڈیو یاکوئی دیگر موادد کھاناجو جنسی ہوس کی طرف لیجائے)

2- 292-بی اور سی- فحش نگاری- سزا2-7سال اور 2-7لاکھ روپے جرمانہ (عریان تصاویر اور ویڈیو یافلم بنانا)

3- 328اے-بچے پر ظلم یاتشدد -جرمانہ 25-50ہزار روپے

4۔369اے-بچوں کی سمگلنگ- سزا5 -7سال اور 5-7لاکھ روپے جرمانہ (جنسی یادیگر مقاصد کے لیے)

5- 377-اے- جنسی استحصال یاجنسی ہوس کانشانہ بنانا- (18سال سے کم بچے کی رضامندی یازبردستی جنسی مقاصد کے لیے استعمال)

6- 377-بی- جنسی استحصال کی سزا- 7سال اور 5لاکھ روپے جرمانہ

کمیشن اور بین الاقوامی کنونشن -

1 ۔اقوام متحدہ کابچوں کے حقوق کاکنونشن- 1990- حکومت پاکستان اس کنونشن کے سفارشات پر عمل درآمد کاپابند ہے۔

2 ۔بچوں کے حقوق کاقومی کمیشن 2017-جوبچوں کے حقوق کے بارے میں پالیسیاں مرتب کرتی ہے-اوران پر عمل درامد کی زمہ دار ہے-

آگاہی تشہیری مہم

منتخب ضلعی ہیڈکوراٹرز میں آگہی بینر آویزاں کیے جاینگے-

اصلاحات کی ضرورت

1۔ مؤثر قانون سازی- 2۔ قوانین کامؤثر اطلاق

3۔ مسلسل آگہی وبیداری 4۔انصاف تک آسان رسائی۔

5۔ میڈیااور سول سوسائیٹی کامؤثر رول۔

6۔سیاسی پارٹیوں کے ترجیحات میں شامل کرنا-

7- تعلیمی اداروں میں مسلسل آگاہی /تربیت کی فراہمی۔ 8-لوکل گورنمنٹ سسٹم کاموثراستعمال-

جنسی تشدد کے شکار بچوں کے مددگار ادارے

1-ریسکیو 1122

2 -پولیس ایمرجنسی 15

3-سوشل ویلفئیر کا محکمہ

4-چائلڈ پروٹیکشن کمیشن-

5-دیگر رفاہی ادارے

اپنے بچوں کے محفوظ مستقبل کی خاطر

چپ کا روزہ توڑنا ہو گا-

مجرموں کے خلاف بولنا ہو گا-

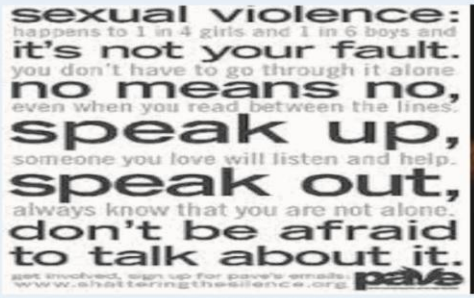

معلومات اور مدد کیلیے ڈیک ہلپ لائین برائے

میسج اور واٹسایپ 03335803664

بیداری و آگاہی مہم بتعاون

ڈیولپمنٹ ایجنٹ آف چینج پشاور — عوامی بہبود کا ادارہ

(ترقی باعث تبدیلی)